احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کیلئے

خطبہ نمبر 39

منگل 28- ستمبر 1999ء

روزنامہ

الفضل ربوہ

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

CPL 61

213029

منگل 28- ستمبر 1999ء- 17 جمادی الثانی 1420 ہجری- 28- تبوک 1378 ہش جلد 49-84 نمبر 219

توکل کا حق

حضرت عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا-

اگر تم اللہ پر توکل کرو جیسا کہ اس پر توکل کا حق ہے تو تمہیں ایسا رزق ملے جیسے پرندوں کو ملتا ہے- وہ صبح خالی پیٹ نکلتے ہیں اور بھرے پیٹ شام کو واپس آتے ہیں-

(جامع ترمذی- کتاب الزهد باب الزهادة فی الدنیه)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اللہ تعالیٰ پر توکل نہیں تو ہر تدبیر کھوکھلی ہو کر رہ جائے گی

تدبیر پوری کر کے انجام خدا پر چھوڑتے کا نام توکل ہے

اللہ پر توکل کرو گے تو وہ تمہیں پرندوں کی طرح رزق دے گا اس میں محنت کی تعلیم دی گئی ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبہ جمعہ فرمودہ 24- ستمبر 99ء بمقام بیت الفضل لندن کا خلاصہ

(یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

لندن-24 ستمبر 99ء- سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج یہاں بیت الفضل میں خطبہ ارشاد فرمایا اور 30 منٹ کے لگ بھگ خطبے میں توکل کا مضمون بیان فرمایا- حضور ایدہ اللہ کا یہ خطبہ ایم ٹی اے نے بیت الفضل سے لائیو ٹیلی کاسٹ کیا-

حضور ایدہ اللہ نے سورۃ یونس آیت 85'86 کی تلاوت کے بعد توکل کے موضوع پر حدیث بیان فرمائی جس میں حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اونٹ کا گھٹنا باندھو اور پھر توکل کرو- اس حدیث کی تشریح میں حضرت مسیح موعود کے ایک ارشاد کے حوالے سے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ نے فرمایا خدا تعالیٰ پر بھروسہ کا یہ مطلب نہیں کہ تدبیر نہ کی جائے تدبیر کے بغیر توکل کرنا دھوکہ ہے- اور اگر خدا پر توکل نہیں تو تدبیر بھی کھوکھلی ہوگی-

حضور ایدہ اللہ نے توکل کے مضمون کی وضاحت کرتے ہوئے بیج کے اگنے کی مثال دی اور فرمایا کہ اگر انسان سوچے تو حیران رہ جائے کہ بیج کے اگنے میں کتنی باریکیاں ہیں مگر زمیندار اللہ پر توکل کر کے بیج کو مٹی میں پھینک دیتا ہے- انسان توکل کے بغیر ایک چھوٹے سے بیج کے اگنے کا یقین بھی نہیں کر سکتا- ایک اور حدیث کے حوالے سے حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر تم اللہ پر توکل کرو جیسا کہ حق ہے تو تمہیں ایسا رزق دیا جائے گا جیسے پرندوں کو دیا جاتا ہے جو خالی پیٹ گھونسلے سے اڑتے ہیں اور پیٹ بھر کر واپس آتے ہیں اس میں پرندہ کی محنت کا ذکر ہے جو ڈھونڈ کر اور کھوج کر اپنی غذا حاصل کرتا ہے اسی طرح اگر انسان محنت کرے تو اللہ اس کی روزی کا سامان کر دیتا ہے- حضور نے فرمایا بعض لوگ زبان سے نہیں مانگتے لیکن ان کا انداز اور ان کے اعضاء واضح طور پر مانگ رہے ہوتے ہیں- یہ صورت بھی توکل کے خلاف ہے- حضور ایدہ اللہ نے ایک اور حدیث بیان فرمائی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت کے 70 ہزار لوگ بغیر حساب کے بخشے جائیں گے یہ وہ لوگ ہیں جو دوسروں کے عیوب کی تلاش نہیں کرتے- نہ فال لینے والے ہیں بلکہ اپنے رب پر توکل کرنے والے ہیں توکل یہ ہے کہ حالات پر غور کر کے سوچے کہ یہ راستہ بظاہر سب سے بہتر ہے پھر اللہ پر توکل کرے اور عمل کرے- ایک حدیث میں ہے کہ جس کو فاقہ نے آلیا اور اس نے اپنا فاقہ ظاہر کر دیا اللہ اس کا فاقہ دور نہ کرے گا اور جس کو فاقہ آیا اور اس نے اسے اللہ کے سامنے پیش کیا تو اللہ جلد یا بدیر اسے دور کر دے گا- حضور ایدہ اللہ نے فرمایا اس میں صبر کی تعلیم دی گئی ہے توکل کا یہ مطلب نہیں کہ ادھر توکل کیا اور ادھر روٹی مل گئی بلکہ صبر کرے گا تو اللہ فاقہ دور کر دے گا- حضور ایدہ اللہ نے اس زاہد کا واقعہ بیان فرمایا جس کو کتے نے سبق دیا کہ تم نے اپنے مالک کو چھوڑ کر اللہ پر توکل کی خلاف ورزی کی- آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم جب گھر سے نکلتے تو دعا کرتے میں اللہ کے نام کے ساتھ توکل کرتے ہوئے گھر سے نکلتا ہوں- حضور نے ایک احمدی پائلٹ کا واقعہ بیان فرمایا جو فلائٹ سے پہلے سفر کی دعا پڑھا کرتے تھے ایک دفعہ پڑھنی بھول گئے تو دشمن کے قبضہ میں آگئے اس وقت توکل کی دعا پڑھنی شروع کی تو اللہ نے جان بچا دی- حضور ایدہ اللہ نے فرمایا توکل کرنے والوں کو اللہ ہزارہا نقصانات سے بچا لیتا ہے-

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

ربوہ: 27 ستمبر- سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارے میں امیر صاحب مقامی و ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ کو موصول ہونے والی اطلاع کے مطابق-

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ روزمرہ کے دفتری معمولات انجام دے رہے ہیں- ڈاک ملاحظہ فرماتے ہیں- طبیعت بہتر ہو رہی ہے- علاج جاری ہے-

احباب کرام خصوصی دعاؤں کا سلسلہ جاری رکھیں مولا کریم اپنے خاص فضل سے حضور انور کے تمام دینی منصوبوں کو غیر معمولی کامیابی عطا کرے- آمین-

خصوصی درخواست دعا

احباب جماعت سے گذارش ہے کہ جملہ اسیران راہ مولا کی مشکلات کے ازالہ اور ان کی جلد باعزت بریت کیلئے خصوصی دعا کریں نیز یہ کہ اللہ تعالیٰ انہیں اور ان کے عزیز و اقارب کو بھی [illegible] حفظ و امان میں رکھے- آمین

حمد و ثنا اسی کو جو ذات جاودانی
ہمسر نہیں ہے اس کا کوئی نہ کوئی ثانی
باقی وہی ہمیشہ غیر اس کے سب ہیں فانی
غیروں سے دل لگانا جھوٹی ہے سب کہانی
سب غیر ہیں وہی ہے اک دل کا یار جانی
دل میں مرے یہی ہے سبحان من یرانی

(در ثمین)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطبہ جمعہ

متفرق راہ خدا میں جان قربان کرنے والے احمدیوں کی قربانیوں کا دلگداز تذکرہ

دنیا میں جتنی ترقیات احمدیت کو نصیب ہو رہی ہیں انہی راہ خدا میں قربان ہونے والوں کے خون کے قطرے رنگ لا رہے ہیں

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بتاریخ 2 جولائی 1999ء بمطابق 2- وفا 1378 ہجری شمسی بمقام بیت الفضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سورہ بقرہ کی آیات 154 تا 155 کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو اللہ سے مدد طلب کرتے رہو صبر اور صلوٰۃ کے ساتھ یقیناً اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔ اور جو اللہ کی راہ میں قتل کئے جائیں انہیں مردے نہ کہو بلکہ وہ تو زندہ ہیں لیکن تم شعور نہیں رکھتے (قربان ہونے والوں) کے ذکر کے تسلسل میں پہلے چند خلافت ثالثہ کے (قربان ہونے والوں) کا ذکر کیا جائے گا جو پہلے ہونے سے رہ گیا تھا بعد میں خلافت رابعہ کے (قربان ہونے والوں) کا ذکر شروع کر دیا جائے گا۔

ملک محمد انور صاحب ابن ملک محمد شفیع صاحب تاریخ (قربانی)

22۔ اگست 1978ء۔ آپ 1945ء میں قادیان میں مکرم محمد شفیع صاحب کے ہاں پیدا ہوئے۔ آپ اپنے والدین کے اکلوتے بیٹے تھے۔ آپ کے دادا محترم ملک محمد بوٹا صاحب حضرت مسیح موعود کے رفقاء میں سے تھے۔ تقسیم ہند کے بعد آپ کے والد صاحب تلاش معاش کے سلسلہ میں مختلف جگہوں پر کام کرتے رہے۔ (قربانی) کے وقت آپ اور آپ کے والدین چک نمبر 45 مرڑ نزد سانگلہ ہل ضلع شیخوپورہ میں مقیم تھے۔ آپ کو دعوت الی اللہ کا بہت شوق تھا۔ چک نمبر 45 مرڑ کے ایک سکول ٹیچر مکرم رانا محمد لطیف صاحب جب آپ کی کوششوں کے نتیجہ میں احمدی ہوئے تو گاؤں کے لوگ کھلے عام آپ کی مخالفت کرنے لگے۔

22۔ اگست 1978ء بمطابق 17 رمضان المبارک صبح کے وقت آپ کے ایک غیر احمدی چچا ملک محمد رمضان صاحب سانگلہ ہل سے دوائی لے کر آ رہے تھے۔ رستہ میں ان پر ان کے دشمنوں نے حملہ کیا مگر وہ تانگہ پر ہونے کی وجہ سے معمولی زخمی ہوئے۔ مخالف لاٹھیوں اور برچھیوں سے مسلح تھے۔ وہ پیچھا کرتے ہوئے چلے آئے۔ مکرم ملک محمد انور صاحب اور آپ کے والد صاحب نے جب گلی میں شور سنا تو گھر سے باہر نکل آئے کہ معلوم ہو کیا معاملہ ہے۔ ان کے چچا پر حملہ آور ہونے والوں نے جب ان کو دیکھا تو انہوں نے ان کے چچا کو چھوڑ دیا۔ اور ان کو اور ان کے والد صاحب کو گھیرے میں لے کر ان پر لاٹھیوں اور برچھیوں سے حملہ کر دیا۔ جب آپ شدید زخمی ہو کر گر پڑے تو یہ نعرہ لگاتے ہوئے اور بھنگڑا ڈالتے ہوئے بھاگ گئے کہ "ایک مرزائی کو ہم نے لے لیا مگر دوسرا بچ گیا۔"

ملک محمد انور صاحب کو انتہائی زخمی حالت میں فوری طور پر سانگلہ ہل سے فیصل آباد ہسپتال پہنچایا گیا جہاں پر مکرم ڈاکٹر ولی محمد صاحب نے آپ کا آپریشن کیا مگر تلی کٹ جانے کے باعث آپ زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے اسی رات اپنے مولائے حقیقی کے حضور حاضر ہو گئے۔ بوقت (قربانی) آپ کی عمر چونتیس سال تھی۔ انا للہ......

ملک محمد شفیع صاحب کو بھی اپنے بیٹے کو بچاتے ہوئے شدید زخم آئے مگر وہ (قربانی) ان کے نصیب میں نہ تھی اور ان کے بیٹے کو عطا ہو گئی۔

پسماندگان (-) مرحوم کی بیوہ کا نام صدیقہ بیگم تھا۔ بیٹا ملک محمد سرور اور والد ملک محمد شفیع صاحب جو محلہ دار العلوم شرقی ربوہ میں رہتے ہیں۔

مولوی نور احمد ولد غلام محمد جو صاحب۔ موضع کوریل ضلع

اسلام آباد (مقبوضہ کشمیر) تاریخ (قربانی) 5۔ اپریل 1979ء۔ مولوی نور احمد پیدائشی احمدی تھے۔ پرائمری کے بعد قادیان گئے اور مدرسہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ 1937ء میں مولوی فاضل پاس کرنے کے بعد ریاست کشمیر کے محکمہ تعلیم میں ملازم ہوئے اور کٹھوعہ اور کشتواڑ کے دور دراز علاقوں میں طویل عرصہ بطور استاد کام کرنے کے بعد اپنے قریبی گاؤں منزگام میں اپنی ملازمت پوری کی۔ ریٹائرمنٹ کے بعد اپنی زمینوں وغیرہ کو سنبھالا اور 1978ء کے سالانہ جلسہ قادیان میں شمولیت کے لئے آئے مگر کشمیر سے آپ کے بھانجے کی اچانک وفات کی اطلاع ملنے پر کشمیر چلے گئے۔

ابھی آپ کو کشمیر پہنچے چند روز ہی ہوئے تھے کہ 4۔ اپریل 1979ء کو پاکستان میں ذوالفقار علی بھٹو کو جب پھانسی دی گئی تو کشمیر میں لوگوں نے جماعت اسلامی کے دیہات پر حملے شروع کر دیئے۔ 5۔ اپریل کو حملوں کا رخ جماعت احمدیہ کی طرف مڑ گیا یا موڑ دیا گیا۔ مولوی نور احمد صاحب کے گاؤں کوریل کی اکثر آبادی احمدیوں پر مشتمل ہے اور اس سے چند فرلانگ کے فاصلہ پر آسنور گاؤں ہے جو کوریل سے بہت بڑا ہے اور اس کی بھی ساری آبادی احمدی ہے۔ 5۔ اپریل 1979ء کو دن کے دو بجے ہزاروں لوگوں پر مشتمل ہجوم آپ کے گاؤں کوریل میں داخل ہوا اور احمدیوں کے پندرہ گھروں کو آگ لگانے اور لوٹنے کے بعد مولوی نور احمد صاحب کے گھر کا رخ کیا۔ مولوی صاحب نے اپنے مکان کی تیسری منزل پر اپنے دو بیٹوں مسعود احمد اور شمیم احمد کے ساتھ مل کر حملہ آوروں پر فائرنگ شروع کر دی۔ فائرنگ کے نتیجہ میں ہجوم پیچھے ہٹ جاتا اور پھر حملہ آور ہوتا۔ اس طرح ساڑھے چار بج گئے۔ غالباً آپ کے پاس کارتوس ختم ہو گئے تھے۔ چنانچہ حملہ آور گھر میں داخل ہو گئے۔ آپ کے دونوں بیٹے تو بچ نکلنے میں کامیاب ہو گئے مگر مولوی نور احمد صاحب حملہ آوروں کے قابو میں آ گئے۔ دشمن آپ کو گھسیٹ کر صحن میں لے آیا اور پتھروں سے کوٹ کوٹ کر آپ کو (قربان) کر دیا۔ حملہ آور آپ کی لاش کو چھوڑ کر بھاگ گئے۔ ان حملہ آوروں میں بہت سے نوجوان آپ کے شاگرد بھی تھے۔ انا للہ......

(آپ) نے اپنے پیچھے اپنی اہلیہ آمنہ بیگم، دو بیٹے مسعود احمد اور شمیم احمد اور ایک بیٹی چھوڑے ہیں۔ 4 اور 5۔ اپریل کے اس سانحہ میں وادیٔ کشمیر میں اور بھی مختلف احمدی دیہات میں احمدیوں کے چار سو گھر لوٹے اور جلائے گئے تھے اور کئی (بیوت الذکر قربان) کر دی گئی تھیں۔

بشیر احمد رشید احمد صاحب آف سری لنکا۔ تاریخ (قربانی) 27۔ جون

1979ء۔ مکرم بشیر احمد رشید احمد صاحب، مکرم جے رشید احمد صاحب آف نیگومبو سری لنکا

روزنامہ الفضل ربوہ۔ پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد۔ مطبع ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت دار النصر غربی ربوہ۔ قیمت 2 روپے 50 پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے بیٹے تھے۔ آپ کے دادا محمد جمال الدین صاحب نے احمدیت قبول کی اور نیگومبو میں جماعت کے ابتدائی احمدیوں میں شمار ہوئے۔

1978ء میں جماعت احمدیہ سری لنکا کی (دعوت الی اللہ کی) سرگرمیوں کے نتیجہ میں ملاؤں نے جماعت کی مخالفت بڑے زور شور سے شروع کردی اور مولویوں کی زیر نگرانی احمدی دوستوں کے گھروں پر حملے شروع ہوئے اور بہت سے گھر جلائے گئے۔ احمدیہ (بیت الذکر) کو بھی آگ لگائی گئی۔ یہ صورتحال تقریباً ایک سال تک جاری رہی۔

جون 1979ء میں بشیر احمد صاحب دو خدام کے ہمراہ نماز عشاء کے بعد (بیت الذکر) سے گھر آرہے تھے کہ چار غنڈوں نے چاقوؤں اور خنجروں سے آپ پر حملہ کردیا۔ آپ کے جسم پر چاقوؤں کے اٹھارہ زخم آئے جن کے نتیجہ میں بشیر احمد صاحب موقع پر ہی (قربان) ہو گئے۔ اناللہ...... مرحوم کی (قربانی) کے وقت بائیس سال عمر تھی اور غیر شادی شدہ تھے۔ آپ کی والدہ ابھی زندہ ہیں۔ ان حملہ آوروں کے خلاف مقدمہ کیا گیا لیکن حکومت میں ان کے اثرورسوخ کی وجہ سے فیصلہ ان کے حق میں ہوا اور ان کو بری کردیا گیا لیکن خدا کی عدالت سے یہ لوگ بچ نہ سکے۔ ان میں سے ایک شخص چلتی گاڑی کی زد میں آگیا اور اس کے جسم کے ٹکڑے اڑ گئے۔ دوسرے کو اپنے ہی ساتھیوں نے چاقوؤں سے حملہ کر کے ہلاک کردیا اور اسے بھی ریلوے لائن پر پھینک دیا۔ باقی دونوں دماغی توازن کھو بیٹھے اور لمبے عرصہ تک پاگل خانے اور ہسپتال میں زیر علاج رہے۔ یہ دونوں اگرچہ ابھی تک زندہ ہیں مگر انتہائی تکلیف دہ حالت میں زندگی بسر کر رہے ہیں۔ نہ مُردوں میں شمار ہیں نہ زندوں میں۔

حضرت منشی علم دین صاحب کوٹلی آزاد کشمیر تاریخ (قربانی) 13۔اگست 1979ء۔ حضرت منشی صاحب نے 1934ء میں کافی جستجو اور مطالعہ کے بعد شرح صدر کے بعد احمدیت قبول کی۔ قبول احمدیت سے قبل جلسہ سالانہ پر قادیان بھی جاتے رہے اور حضرت مسیح موعود (۔) اور حضرت مصلح موعود کے خطبات اور کتب کا مطالعہ بھی کرتے رہے۔ احمدیت قبول کرنے سے قبل آپ کٹر اہل حدیث تھے۔ آپ چونکہ عرائض نویس تھے اس لئے جو لوگ آپ کے پاس درخواستیں لکھوانے کی غرض سے آتے آپ انہیں (دعوت الی اللہ) کرتے رہتے۔ بعض اوقات انہیں کہتے کہ الفضل کا یہ صفحہ پڑھ کر سناؤ تو تمہاری درخواست لکھنے کا معاوضہ نہیں لوں گا۔ جس دن آپ کی (قربانی) ہوئی اس سے پہلے تمام رات خدا تعالیٰ کی عبادت میں گزاری۔ آپ (قربانی) کے روز یعنی 13۔اگست 1979ء کو دن کے تقریباً ساڑھے نو بجے گھر سے کچہری کی طرف تشریف لے جا رہے تھے کہ دشمن نے آپ کا گلا کاٹ کر آپ کو (قربان) کردیا۔ اناللہ......

خدائی انتقام قاتل کے قید ہونے پر گو اس کے خاندان نے اسے بغرض علاج ضمانت پر تو رہا کرالیا تھا لیکن تقدیر الٰہی غالب آکر رہی اور قاتل پاگل ہو گیا اور گھر والوں کے لئے اور علاقہ کے لئے وحشت' خوف اور دہشت کی ایک علامت بن گیا۔ گھر والے اسے مقفّل رکھتے۔ پھر اس کے خاندان نے مختلف ذرائع سے اس کے قول و فعل کی ذمہ داری سے اعلانیہ بریّت کا اعلان کردیا اور اسے آزاد چھوڑ دیا۔ قاتل احمدی کاروباری حضرات کی دکانوں کے سامنے ہاتھ جوڑ کر پہروں کھڑا رہتا تھا۔ شاید ضمیر کی ملامت کی وجہ سے یا الٰہی پکڑ کے خوف سے۔ پھر عرصہ سات سال گیارہ ماہ اور بیس دن کی ذلت آمیز زندگی گزارنے کے بعد قاتل نے 3۔مارچ 1987ء کو نشہ آور دوائیں کھا کر خودکشی کرلی۔ ہر شریف النفس شہری قاتل کی موت کو الٰہی قہر گردانتا ہے۔ اور وہ علاقہ کے لئے عبرت کا نشان بن گیا۔ قاتل کے خاندان کا شیرازہ بکھر چکا ہے۔ والد کبر سنی اور جوان اولاد کی ناگہانی اور قہری موت کی وجہ سے حواس باختہ ہو چکا ہے اور سارا خاندان ہی قہر الٰہی کا نشانہ بن چکا ہے۔

چوہدری مقبول احمد صاحب (ــــ) پنوں عاقل سندھ۔ تاریخ (قربانی) 19 فروری 1982ء۔ مقبول (۔) کی بیگم صاحبہ بیان کرتی ہیں کہ میرے شوہر مقبول احمد نے 1967ء میں بیعت کی تھی۔ احمدیت قبول کرنے کے بعد مولوی آپ کو بہت تنگ کرتے' دھمکیاں دیتے' رات کو گھروں پر پتھراؤ کرتے اور دروازے کھٹکھٹاتے تھے۔ آپ کا لکڑی کا آرا تھا۔ ایک دن ایک نقاب پوش لکڑی خریدنے کے بہانے آیا اور خنجر نکال کر آپ پر پے در پے وار کئے اور وہیں (قربان) کردیا۔

(قربانی) کے بعد ان کے بیوی کے سسرال والوں نے جو غیر احمدی تھے بیوی سے کہا کہ احمدیت چھوڑ دو تو ہم تمہیں پناہ دیں گے۔ دشمن بھی دھمکیاں دیتے رہے کہ احمدیت چھوڑ دو اور ہمارے ساتھ مل جاؤ لیکن انہوں نے ان سب باتوں کو حقارت سے رد کردیا اور ان سے کہا کہ جو کچھ کر سکتے ہو کر گزرو' کسی قیمت پر بھی احمدیت کو نہیں چھوڑوں گی جس کی خاطر میرے شوہر کو آپ نے (قربان) کیا ہے۔

پسماندگان میں بیوہ' دو بیٹے اور تین بیٹیاں ہیں۔ (آپ) کے بڑے بیٹے عتیق الرحمان صاحب آسٹریلیا میں مقیم ہیں اور شادی شدہ ہیں۔ بڑی بیٹی رضیہ بیگم صاحبہ بھی شادی شدہ ہیں۔ باقی بچے والدہ کے ہمراہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں آباد ہیں۔

یہ خلافت ثالثہ کے بقیہ (قربان ہونے والوں) کا ذکر تھا۔ **اب خلافت رابعہ کے (جان قربان کرنے والوں)** کی پہلی قسط پیش کی جارہی ہے۔

ماسٹر عبدالحکیم ابڑو (۔) وارہ ضلع لاڑکانہ (سندھ)۔ تاریخ (قربانی) 16۔اپریل 1983ء۔ محترم ماسٹر عبدالحکیم ابڑو (۔) دور خلافت رابعہ کے پہلے اور سندھ میں سندھی قوم کے بھی پہلے (راہ خدا میں قربان ہونے والے) ہیں۔ 10۔اپریل 1932ء کو پیدا ہوئے۔ نہایت غربت اور تنگدستی میں پرورش پائی اور ایام طفولیت میں ہی شفقت پدری سے محروم ہو گئے۔ ملازمت کے ساتھ ساتھ تعلیم جاری رکھتے ہوئے سندھ یونیورسٹی سے ایم۔اے' ایم۔ایڈ پاس کرلیا۔ قرآن کریم کے عاشق تھے۔ گھر میں بچوں کو اس وقت تک ناشتہ کی اجازت نہ تھی جب تک تلاوت قرآن کریم نہ کرلیں۔ (دعوت الی اللہ) کے شیدائی تھے اور کوئی موقع پیغام حق پہنچانے کا ہاتھ سے نہ جانے دیتے تھے۔ حتیٰ کہ سرکاری دفاتر میں جماعتی اخبارات اور رسائل جاری کروادیئے۔ خلافت احمدیہ سے آپ کو عشق تھا۔ خود بھی بار بار مرکز تشریف لاتے اور دوسروں کو بھی نہ صرف تلقین کرتے بلکہ بعض کے سفر کے اخراجات بھی خود برداشت کرتے۔ بوقت (قربانی) جماعت احمدیہ وارہ کے صدر تھے۔

واقعہ (قربانی) 16۔اپریل 1983ء کو صبح دو بجے کے قریب دو آدمی آپ کے گھر میں گھس آئے۔ ان کے پاس کلہاڑیاں تھیں۔ ان کا ارادہ ابتداءً صرف آپ کو ختم کرنا تھا۔ آپ اس وقت سو رہے تھے۔ انہوں نے آپ پر کلہاڑیوں کے پے در پے وار کئے۔ حملہ آوروں اور (آپ) کی آوازیں سن کر باقی افراد خانہ بھی بیدار ہو گئے۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم ریاض احمد صاحب ناصر مربی سلسلہ نے جو ان دنوں جامعہ احمدیہ میں پڑھتے تھے اور چھٹیوں پر گھر آئے ہوئے تھے' حملہ آوروں میں سے ایک کو پکڑنے کی کوشش کی مگر ان کو بھی زخمی کردیا گیا اور وہ بے ہوش ہو کر گر گئے۔ آپ کی اہلیہ محترمہ کے سر پر بھی کلہاڑی کے کاری زخم لگائے گئے اور آپ کی ایک بچی بھی زخمی ہوئی۔ آپ نے زخمی ہونے کی حالت میں بھی لوگوں سے یہی کہا کہ جس مسلک کو میں نے اپنایا ہے خدا کی قسم وہ جھوٹا نہیں ہے' نہ ہی میں نے کوئی بزدلی دکھائی ہے اور نہ ہی میرے قدم اس رستے میں ڈگمگائے ہیں۔ ہاں میرے مقدر میں اے مخالفو! (قربانی) ہے اور تمہارے مقدر میں نحوست اور ہلاکت کے سوا کچھ بھی نہیں۔ پھر آپ نے باآواز بلند سندھی میں یہ نعرہ لگایا احمدیت سچی آہے' احمدیت سچی آہے۔ آپ نے حالت نزع میں اپنے واقف زندگی بیٹے ریاض احمد ناصر کو نصیحت فرمائی کہ "میں تو اب بچ نہیں سکوں گا۔ مگر یاد رکھو کہ احمدیت بالکل سچی اور برحق ہے اور تم اپنا وقف ہرگز نہ توڑنا" حملہ کے قریباً ایک گھنٹہ بعد آپ مولائے حقیقی کے حضور حاضر ہو گئے۔ اناللہ......

آپ کی نماز جنازہ کھنڈو میں ہوئی۔ آپ کے گھر کے پاک نمونہ اور آپ کی بلاامتیاز خدمت خلق کے غیر احمدی بھی معترف تھے۔ یہی وجہ تھی کہ بارہ ہزار لوگ آپ کے جنازے میں شریک تھے جن میں ماحول کے دیہات کے لوگ بھی بکثرت شامل تھے۔ بہت سے غیر احمدی افراد بھی دھاڑیں مار مار کر رو رہے تھے۔ پہلے آپ کو کھنڈو میں امانتاً دفن کیا گیا اور پھر 26 دسمبر 1983ء کو میت ربوہ لائی گئی جہاں بہشتی مقبرہ میں آپ کی تدفین ہوئی۔

پوسٹ مارٹم رپورٹ کے مطابق آپ کے جسم پر کلہاڑیوں کے ستائیس زخم تھے جن

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میں سے بعض دو سے تین انچ تک گہرے تھے۔ جب صبح کو ہائی سکول کے لڑکوں کو اپنے مہربان اور شفیق استاد کے وحشیانہ قتل کی خبر ملی تو انہوں نے جلوس نکالا اور حکومت سے قاتلوں کی گرفتاری اور ان پر فوجی عدالت میں مقدمہ چلانے کا مطالبہ کیا۔ قاتل 16 اور 17۔ اپریل کو گرفتار کر لئے گئے۔

پسماندگان میں (۔) مرحوم نے بیوہ کے علاوہ تین بیٹیاں اور چار بیٹے یادگار چھوڑے۔ بڑے بیٹے مکرم ریاض احمد صاحب ناصر مربی سلسلہ ہیں اور شادی شدہ ہیں۔ دوسرے بیٹے امتیاز احمد صاحب ابڑو آسٹریلیا میں ہیں اور شادی شدہ ہیں باقی دو بیٹے مکرم افتخار احمد صاحب ابڑو اور مکرم عبدالسمیع صاحب ابڑو اور دو بچیاں مکرمہ تہمینہ پروین صاحبہ اور مکرمہ امتہ الاعلیٰ نصرت پری صاحبہ والدہ کے ساتھ ربوہ میں مقیم ہیں۔ جبکہ تیسری بیٹی مکرمہ نعیمہ پروین صاحبہ شادی شدہ ہیں اور ان کے شوہر سیف اللہ شاہ صاحب ٹرانسپورٹ کا کام کرتے ہیں۔

ڈاکٹر مظفر احمد صاحب (۔) ڈیٹرائٹ (امریکہ) یوم (قربانی) 8۔ اگست 1983ء۔ امریکہ کی سرزمین پر اپنے خون سے شجر احمدیت کی آبیاری کرنے والے پہلے (قربان ہونے والے) ڈاکٹر مظفر احمد صاحب 1946ء میں ماہل پور ضلع ہوشیار پور میں پیدا ہوئے۔ اس طرح (قربانی) کے وقت ان کی عمر صرف 37 سال تھی۔ آپ کے والد محترم کا نام رشید احمد تھا۔ آپ نے تعلیم الاسلام کالج ربوہ سے F.Sc. کرنے کے بعد کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج لاہور سے 1971ء میں M.B.B.S. کیا اور پھر آرمی میڈیکل کور میں شامل ہو گئے۔ 1975ء میں امریکہ چلے گئے اور بہت سے ہسپتالوں میں کام کرنے کے بعد بالآخر ریاست مشی گن کے شہر ڈیٹرائٹ میں کام شروع کر دیا۔ آپ نہ صرف ایک اچھے ڈاکٹر تھے بلکہ ایک کامیاب داعی الی اللہ بھی تھے۔ (قربانی) کے وقت بھی آپ امریکہ کے نیشنل جنرل سیکرٹری اور علاقائی قائد کے طور پر خدمات سرانجام دے رہے تھے۔ عیسائیت کے موضوع پر آپ خاص دسترس رکھتے تھے چنانچہ آپ اپنے سٹاف کے عیسائی ممبران کے ساتھ عیسائیت کے موضوع پر بحث مباحثہ کرتے رہتے۔ 1983ء کے جلسہ سالانہ امریکہ میں شمولیت کی تیاری کر رہے تھے کہ 8 اور 9۔ اگست کی درمیانی رات ایک سیاہ فام آپ کو ملنے گھر آیا۔ آپ اسے (دعوت الی اللہ) کرتے رہے۔ بعد ازاں جب آپ اس کو الوداع کہہ کر دروازے کی طرف مڑے تو اس نے پیچھے سے فائر کر دیا۔ ایک گولی گردن کے پیچھے لگی، دو اور گولیاں آپ کے چہرے اور بازوؤں میں سے گزر گئیں اور آپ موقع پر ہی (قربان) ہو گئے۔ اناللہ..... بعد ازاں اسی قاتل نے جماعتی مرکز کو بھی بم سے اڑانے کی کوشش کی لیکن خود بھی ساتھ ہی جل مرا اور اس طرح کیفر کردار کو پہنچا۔

15۔ اگست 1983ء کو (آپ) کی میت دو بجے شب کراچی پہنچی اور 16۔ اگست کو آپ کی میت پہلے لاہور، چونڈہ اور پھر اسی روز ربوہ لائی گئی۔ ربوہ میں (ان) کا جنازہ میں نے پڑھایا اور شام چھ بجے آپ کو سپرد خاک کر دیا گیا۔ ان کی (قربانی) پر میں نے 12۔ اگست 1983ء کو (بیت) اقصیٰ میں خطبہ جمعہ کے دوران کہا "اے ڈیٹرائٹ اور امریکہ کے دوسرے شہروں میں بسنے والے احمدیو! اور وہ بھی جو امریکہ سے باہر بس رہے ہو یعنی اے مشرق اور مغرب میں آباد (دین حق) کے جانثارو! اس عارضی غم سے مضمحل نہیں ہونا کہ یہ ان گنت خوشیوں کا پیش خیمہ بننے والا ہے۔" **دنیا میں جتنی ترقیات احمدیت کو نصیب ہو رہی ہیں انہی (قربان ہونے والوں) کے خون کے قطرے رنگ لا رہے ہیں۔**

"اس (۔) کو مردہ نہ کہو بلکہ وہ زندہ ہے اور اس راستہ سے ایک انچ بھی پیچھے نہ ہٹو جس پر چلتے ہوئے وہ مرد صادق بہت آگے بڑھ گیا۔ تمہارے قدم نہ ڈگمگائیں، تمہارے ارادے متزلزل نہ ہوں"...... "اے مظفر تجھ پر سلام کہ تیرے عقب میں لاکھوں مظفر آگے بڑھ کر تیری جگہ لینے کے لئے بیقرار ہیں۔ اور اے مظفر کے شعلہ حیات کو بجھانے والو! تم نے تو اسے ابدی زندگی کا جام پلا دیا۔ زندگی اس کے حصہ میں آئی اور موت تمہارے مقدر میں لکھی گئی۔"

پسماندگان میں بیوہ مکرمہ آسیہ بیگم صاحبہ کے علاوہ دو بیٹے چھوڑے۔ بڑے بیٹے عزیزم غضنفر احمد صاحب آپ کی (قربانی) کے وقت چار سال کے تھے اور اس وقت میری لینڈ یونیورسٹی میں کمپیوٹر انجینئرنگ میں ڈگری کر رہے ہیں۔ دوسرے بیٹے جعفر منصور احمد، باپ کی (قربانی) کے دو ماہ بعد پیدا ہوئے۔ اس وقت پندرہ سال کے ہیں اور ہائی سکول کی تعلیم مکمل کر کے آگے پڑھ رہے ہیں۔

شیخ ناصر احمد صاحب (۔) اوکاڑہ تاریخ (قربانی) 18۔ ستمبر 1983ء۔ مکرم شیخ ناصر احمد صاحب 1942ء میں موگہ ضلع فیروز پور انڈیا میں محترم شیخ فضل محمد صاحب کے ہاں پیدا ہوئے۔ آپ کے دادا حضرت شیخ دین محمد صاحب کو 1903ء میں حضرت مسیح موعود (۔) کی تحریری بیعت کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ قیام پاکستان کے بعد آپ کے والدین اوکاڑہ میں آباد ہوئے اور کپڑے کا کاروبار شروع کیا۔ آپ بھی اپنے والد کے ساتھ کاروبار میں شریک ہو گئے اور کچھ عرصہ بعد اپنا علیحدہ کاروبار شروع کر دیا۔ جو گاہک ایک دفعہ آتا وہ آپ کے حسن سلوک اور دیانتداری سے متاثر ہوتا اور آپ کے اخلاق کا گرویدہ ہو جاتا۔ مرحوم سلسلہ کے فدائی تھے اور نظام خلافت سے بہت اخلاص کا تعلق رکھتے تھے۔

16 ستمبر 1983ء کے خطبہ جمعہ میں جب میں نے ڈاکٹر مظفر احمد (راہ خدا میں قربان ہونے والے) امریکہ کا ذکر کیا تو آپ کی طبیعت پر اس کا بہت گہرا اثر ہوا اور آپ نے انتہائی حسرت سے یہ جملہ کہا کہ "یہ تو قسمت والوں کو ملتی ہے" یعنی (قربانی) تو قسمت والوں کو ملتی ہے اور "ایسی زندگی کا کوئی نعم البدل نہیں ہے" دو دن بعد ہی 18 ستمبر 1983ء کو عید الاضحیٰ کی نماز ادا کرنے کے بعد واپس اپنے گھر آئے تو قربانی کا بکرا ذبح کرنے والے قصاب کی آمد میں قدرے تاخیر ہونے پر اسے دیکھنے گھر سے باہر نکلے ہی تھے کہ ایک شقی القلب محمد اسلم نے احمدیت دشمنی میں ان کی پسلی میں چھرا گھونپ دیا۔ خون بہنے لگا لیکن آپ کو اس بات کا احساس نہ ہوا کہ زخم کاری ہے۔ زخم پر ہاتھ رکھ کر خود ہی قریبی ڈاکٹر کے پاس گئے ڈاکٹر نے زخم کی نوعیت دیکھ کر ہسپتال جانے کا مشورہ دیا۔ بھائیوں نے آپ کو سی۔ ایم۔ ایچ اوکاڑہ چھاؤنی پہنچایا۔ اس عرصہ میں خون کافی بہہ چکا تھا جس کی وجہ سے آپ جانبر نہ ہو سکے اور عزیزوں سے باتیں کرتے کرتے دم توڑ دیا۔ اناللہ.....

قاتل کو پولیس کے حوالہ کیا گیا۔ یہ شخص اسی شہر کا رہنے والا تھا۔ اس نے بیان دیا کہ میں نے قتل کیا ہے کیونکہ ناصر نے رسول اکرم ﷺ کی بہت توہین کی (نعوذباللہ من ذلک) جسے میں برداشت نہ کر سکا۔ حالانکہ وار کرنے سے پہلے آپ کی اس سے کبھی کوئی بات نہیں ہوئی تھی۔ 5 فروری 1985ء کو محمد الیاس ایڈیشنل سیشن جج اوکاڑہ نے مجرم کو صرف تین سال کی قید کی سزا دی اور فیصلہ میں لکھا کہ قاتل چونکہ پہلے ہی دو سال سے جیل میں ہے اس لئے یہ دو سال اس کی سزا سے منہا ہوں گے۔

پسماندگان میں (۔) مرحوم نے بیوہ کے علاوہ ایک بیٹی اور چار بیٹے یادگار چھوڑے۔ جن ایسے لوگوں کا ذکر ہوتا ہے اگر کسی کے علم میں ہو کہ آزادی کے بعد ان پر کیا بنی تو مہربانی فرما کر وہ اب بھی مجھے مطلع کر دیں تاکہ وہ ہماری تاریخ کا حصہ بن جائے۔

مرحوم نے بیوہ کے علاوہ ایک بیٹی اور چار بیٹے یادگار چھوڑے۔ بابر احمد شادی شدہ ہیں اور کپڑے کا کاروبار کرتے ہیں۔ ڈاکٹر عامر محمود صاحب اوکاڑہ میں محمود پولی کلینک کے نام سے پرائیویٹ پریکٹس کرتے ہیں اور نصرت جہاں سکیم کے تحت تین سال کا وقف کر کے ستمبر 1993ء سے ستمبر 1996ء تک اپاپا لیگوس (نائیجیریا) میں خدمت سرانجام دے چکے ہیں۔ شادی شدہ ہیں لیکن ابھی اولاد کوئی نہیں۔ اللہ انہیں پاکیزہ اولاد سے نوازے۔ اس وقت نائب قائد ضلع اور ناظم خدمت خلق ضلع ہیں۔ مکرم اظہر محمود ناصر صاحب غیر شادی شدہ ہیں اور سول انجینئرنگ میں Ph.D کرنے کے لئے آسٹریلیا گئے ہوئے ہیں۔ لقمان احمد طاہر صاحب غیر شادی شدہ ہیں اور لقمان کارپوریشن کے نام سے اوکاڑہ میں کیمیکلز کا کام کرتے ہیں اور خدام الاحمدیہ کی ضلعی عاملہ میں ناظم اشاعت، ناظم مال، ناظم عمومی کے علاوہ جماعت کے نائب سیکرٹری جائیداد ہیں۔ مکرمہ لبنیٰ ناصر صاحبہ ہومیوپیتھک فائنل ائر کی طالبہ ہیں اور ابھی غیر شادی شدہ ہیں۔ لجنہ اوکاڑہ شہر کی جنرل سیکرٹری کے طور پر خدمت کر رہی ہیں۔ (۔) مرحوم کی بیوہ ضلع اوکاڑہ کی لجنات کی نائب صدر رہیں۔

چوہدری عبدالحمید صاحب (۔) محراب پور سندھ تاریخ (قربانی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

10-اپریل 1984ء آپ 1947ء میں چوہدری سلطان علی صاحب مرحوم کے ہاں ملتان میں پیدا ہوئے۔ 1957ء میں میٹرک اور 1959ء میں F.Sc پاس کیا۔ بعد ازاں جب آپ کے والد تجارت کے سلسلہ میں محراب پور میں جا کر آباد ہوئے تو آپ بھی اپنے والد کے کاروبار سے منسلک ہو گئے۔ آپ کے والد خاندان بھر میں اکیلے احمدی تھے۔ آپ نے 13 سال کی عمر میں خود بیعت کی۔ بوقت (قربانی) آپ محراب پور ضلع نوابشاہ کی جماعت احمدیہ کے صدر تھے۔

واقعہ (قربانی) 10-اپریل 1984ء کو دس بجے کے قریب آپ ایک غیر احمدی عالم مولوی شاہ محمد صاحب کی عیادت کے بعد اپنی آڑھت کی دکان کی طرف آ رہے تھے۔ راستہ میں ایک جلد ساز کی دکان پر بچوں کی کتابیں جلد کروانے کے لئے دی ہوئی تھیں۔ اس دکاندار سے کتابوں کے بارہ میں پوچھ کر آپ نے سائیکل چلایا ہی تھا کہ پیچھے سے ایک شخص بچل سومرو نے آواز دی کہ "عبدالحمید میری بات سننا" آواز سن کر آپ نے سائیکل سے پاؤں نیچے رکھا ہی تھا کہ اس نے پیچھے سے آکر آپ کے سینے میں تیز چھری گھونپ دی۔ آپ سائیکل سے اتر کر نیچے بیٹھ گئے اور اپنے ہاتھ سے چھری پکڑ کر سینے سے باہر نکالی مگر اس کے زخم سے آپ کا پھیپھڑا بری طرح مجروح ہو گیا تھا۔ قریبی ہسپتال سے مرہم پٹی کے بعد نوابشاہ ہسپتال لے جاتے ہوئے آپ راستہ میں ہی اپنے مولا کے حضور حاضر ہو گئے۔ اناللہ.....

قاتل کو لوگوں نے موقع پر ہی پکڑ کر پولیس کے حوالہ کر دیا۔ اس نے کہا یہ قادیانی ہے اور میں نے اسی لئے اسے مارا ہے اور جہاد کیا ہے۔ بہرحال اس پر مقدمہ چلا اور قریباً تین سال بعد رجب علی ایڈیشنل سیشن جج نے اسے تین سال قید کی سزا سنائی اور ساتھ ہی فیصلہ میں لکھا کہ ملزم 10-اپریل 1984ء سے 13 مئی 1986ء تک جیل میں رہا ہے' قید کا یہ عرصہ اس کی سزا سے منہا ہو گا۔ گویا عملاً اسے کوئی بھی سزا نہ دی گئی۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ (-) مرحوم نے اپنے آخری لمحات میں اپنے بیٹوں اور بڑے بھائی کو وصیت کی کہ قاتل کے خلاف کسی قسم کی کوئی انتقامی کارروائی نہ کی جائے کیونکہ میں نے اسے معاف کر دیا ہے اور مجھے اس کی بدولت اعلیٰ وارفع مقام نصیب ہو رہا ہے۔ (-) مرحوم بہت شگفتہ مزاج اور ہنس مکھ تھے۔ حقوق اللہ کے علاوہ حقوق العباد کا بھی خیال رکھتے تھے۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ چوہدری صاحب کے قاتل اور اس کے اہل خانہ کی تمام ضروریات ایک عرصہ تک چوہدری صاحب مرحوم نے اپنی جیب سے پوری کیں لیکن اس نے علماء سوء کے بہکانے پر اپنے ہی محسن کو (قربان) کر دیا۔

(-) مرحوم نے بیوہ کے علاوہ دو بیٹیاں اور پانچ بیٹے چھوڑے۔ جن کی تفصیل یہ ہے۔ منور احمد محراب پور کے صدر جماعت اور قائد علاقہ سکھر ڈویژن ہیں۔ حافظ محمد ناصر صاحب جرمنی میں مقیم ہیں۔ محمد احسن صاحب محراب پور میں رہائش پذیر ہیں۔ مظفر حسن صاحب اور محمد اسلم صاحب دونوں بھائی ہالینڈ میں آباد ہیں۔ بیٹیاں بشریٰ فضیلت صاحبہ اور سلمٰی ندرت صاحبہ شادی شدہ ہیں۔ اور یہ سارے بچے اپنے گھروں میں خدا تعالیٰ کے فضل سے خیریت سے ہیں اور دینی و دنیاوی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔

(قربانی) قریشی عبدالرحمان صاحب (-) سکھر۔ تاریخ (قربانی) یکم مئی 1984ء۔ مکرم قریشی عبدالرحمٰن صاحب 1911ء میں سیالکوٹ کے ایک گاؤں دولت پور میں حضرت قریشی غلام محی الدین صاحب (رفیق) حضرت مسیح موعود (-) کے ہاں پیدا ہوئے۔ تعلیمی زندگی کا آغاز پسرور سے کیا اور انٹرمیڈیٹ کا امتحان پاس کرنے کے بعد آپ 1932ء میں ریلوے ہائی سکول سکھر میں ایک معلم کی حیثیت سے متعین ہوئے اور یہیں سے ریٹائر ہوئے۔ ریٹائرمنٹ کے بعد آپ پنجاب آنا چاہتے تھے لیکن حضرت خلیفۃ المسیح الثالث (-) کے ارشاد پر سکھر میں ہی قیام کیا۔ اڑتالیس سال تک مختلف دینی خدمات پر مامور رہے۔ (قربانی) کے وقت آپ سکھر اور شکارپور کے اضلاع کی جماعتوں کے امیر تھے۔ آپ نہایت مخلص' ہمدرد' عبادت گزار اور فنافی اللہ احمدی تھے۔ آپ کا اکثر وقت احمدیہ دارالذکر میں ہی گزرتا تھا۔

واقعہ (قربانی) یکم مئی 1984ء کو آپ (بیت الذکر) میں نماز مغرب ادا کرنے کے بعد اپنے گھر واپس آ رہے تھے کہ رستہ میں چھپے ہوئے چھ حملہ آوروں نے آپ پر برچھیوں اور خنجروں سے حملہ کر دیا۔ ایک حملہ آور نے بائیں طرف سے آپ پر تین وار کئے جن میں سے ایک آپ کے پیٹ پر لگا اور انتڑیاں باہر نکل آئیں۔ زخمی حالت میں آپ گھر کی طرف چلے تو دوسرے حملہ آور نے بلم نما ہتھیار سے پیٹھ پر آٹھ اور بائیں کنپٹی پر ایک وار کیا۔ شور سن کر گھر کی مستورات باہر نکلیں تو ابھی آپ زندہ تھے۔ آپ نے سختی سے ان کو واپس جانے کی ہدایت کی۔ قاتلوں کے بھاگ جانے کے بعد آپ کے اہل خانہ آپ کو گھر لے آئے۔ آپ کی بہو نے پانی پلایا لیکن پانی ابھی حلق سے نیچے نہیں اترا تھا کہ آپ زخموں کی تاب نہ لا کر اپنے حقیقی مولا سے جا ملے۔ اناللہ..... قریشی صاحب (-) کے قتل کا مقدمہ تو درج ہوا مگر پولیس نے کسی قاتل کو گرفتار نہیں کیا۔

(-) مرحوم کے پسماندگان میں چھ بیٹے اور دو بیٹیاں تھیں۔ آپ کے دو بڑے بیٹے قریشی ناصر صاحب M.A پروفیسر گورنمنٹ کالج سکھر اور قریشی مبارک احمد صاحب مربی سلسلہ وفات پا چکے ہیں۔ جبکہ باقی بیٹوں میں سے قریشی منور احمد صاحب M.Sc ایگریکلچر آفیسر حیدر آباد میں رہائش پذیر ہیں۔ قریشی رفیع احمد صاحب سابق اسیر راہ مولا سکھر میں ملازم ہیں اور ان کے اہل خانہ ربوہ میں مقیم ہیں۔ قریشی نعیم احمد صاحب سکھر میں رہتے ہیں اور کھاد فیکٹری میں ملازم ہیں۔ قریشی حنیف احمد صاحب اپنے خاندان کے ساتھ لاہور میں رہائش پذیر ہیں۔ آپ کی دونوں بیٹیاں نصرت بیگم صاحبہ اور فضیلت بیگم صاحبہ شادی شدہ ہیں اور کراچی میں آباد ہیں۔ سارا خاندان اللہ کے فضلوں کا گواہ بنا ہوا ہے۔

ڈاکٹر عبدالقادر صاحب چینی (-) فیصل آباد۔ تاریخ (قربانی) 16-جون 1984ء۔ ڈاکٹر عبدالقادر صاحب کے والد قاری غلام مجتبیٰ صاحب تھے۔ ڈاکٹر صاحب نے ابتدائی تعلیم ہائی سکول ربوہ میں پائی۔ پھر آپ M.B.B.S کر کے نہایت کامیاب فزیشن اور سرجن بنے۔ فیصل آباد میں مقیم تھے اور نہایت مخلص احمدی تھے۔ اپنی ذاتی شرافت اور نیک دلی کی وجہ سے خاص و عام میں مقبول تھے۔ ہر دلعزیز اور فرض شناس تھے اور خدمت خلق کے جذبہ سے سرشار رہتے تھے۔

16 جون 1984ء کو دن کے تقریباً پونے بارہ بجے پیپلز کالونی فیصل آباد میں آپ اپنی کوٹھی میں موجود تھے اور روزے سے تھے کہ ایک شخص نعیم اللہ ہاشمی بیماری کے بہانے آپ کی کوٹھی پر آیا۔ آپ نے اسے اندر بلا لیا۔ اس نے پیٹ درد کی شکایت کی چنانچہ ڈاکٹر صاحب اسے دیکھنے کے لئے نیچے جھکے تو اس نے چھرے سے آپ کے بازو پر ایک اور پیٹ میں دو وار کئے اور بھاگ نکلا۔ آپ کا ملازم شور سن کر قاتل کے پیچھے بھاگا اور تھوڑی دور جا کر لوگوں کی مدد سے اسے پکڑ لیا اور پولیس کے حوالہ کر دیا۔ ڈاکٹر صاحب کو زخمی حالت میں ہسپتال لایا گیا مگر زخم اتنے کاری تھے کہ آپ جانبر نہ ہو سکے اور ایک بجے کے قریب ہسپتال میں اللہ کو پیارے ہو گئے۔ اناللہ...... بوقت (قربانی) آپ کی عمر 65 سال تھی۔

مجرم نے پولیس کو کئی جھوٹے بیانات دیئے۔ کبھی کہا کہ ڈاکٹر صاحب نے اسے بیماری کا جعلی سرٹیفکیٹ دینے سے انکار کر دیا تھا۔ کبھی کہا کہ میں نے ڈاکٹر صاحب سے دوائی کے لئے پیسے مانگے تھے جو انہوں نے نہیں دیئے۔ وغیرہ۔ گو ایڈیشنل سیشن جج فیصل آباد محمد اسلم ضیاء نے اسے عمر قید کی سزا دی مگر ہائی کورٹ نے ملزم کو بری کر دیا۔ (-) مرحوم نے اپنے پسماندگان میں بیوہ محترمہ طاہرہ قادر صاحبہ کے علاوہ تین بیٹیاں اور ایک بیٹا ڈاکٹر رضوان قادر چھوڑے جو کہ آجکل ڈیٹرائیٹ امریکہ میں مقیم ہیں۔ آپ کی بیٹیوں میں سب سے بڑی بیٹی ڈاکٹر نائلہ احمد ڈاکٹر سلیم احمد صاحب کی اہلیہ ہیں۔ دوسری بیٹی ڈاکٹر شہلا ظفر اللہ خان صاحب آف نیروبی کی اہلیہ ہیں اور تیسری بیٹی ڈاکٹر فائزہ رحمان ہیں جو مکرم ڈاکٹر لطف الرحمان صاحب امریکہ کی اہلیہ ہیں۔ سوائے شہلا کے (-) مرحوم کا سارا خاندان اب امریکہ میں آباد ہے۔

ضمناً یہاں یہ بھی ذکر کر دوں کہ مکرمہ آپا سارہ صاحبہ اہلیہ کرنل صادق ملک صاحب آف راولپنڈی کی وفات پر میں نے ذکر کیا تھا کہ آپ چینی صاحب کی بیٹی تھیں۔ اول تو آپ قاری غلام مجتبیٰ صاحب جو چینی کہلاتے تھے ان کی بیٹی نہیں بلکہ نواسی تھیں۔ یہ درستی ریکارڈ میں ہو جانی چاہئے۔ دوم یہ کہ قاری صاحب چینی نہیں تھے غالباً اس لئے چینی مشہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہو گئے کہ ان کی دوسری شادی ہانگ کانگ میں ایک چینی خاتون سے ہوئی تھی اور عبد القادر صاحب چینی (-) فیصل آباد اسی چینی بیوی کے بطن سے تھے جبکہ سارہ بیگم کی والدہ غیر چینی ماں کے بطن سے تھیں۔

ڈاکٹر انعام الرحمان صاحب انور (-) سکھر تاریخ (قربانی) 15- مارچ
1985ء آپ مولوی عبد الرحمان صاحب انور کے ہاں 1937ء میں قادیان میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم قادیان ہی میں حاصل کی۔ میٹرک ربوہ سے کیا۔ لاہور سے ہیلتھ ٹیکنیشن کی تعلیم حاصل کرنے کے بعد آپ نے سندھ جا کر میڈیکل پریکٹس شروع کی۔ نہایت مخلص' غریبوں کے ہمدرد اور جماعتی کاموں سے گہرا لگاؤ رکھنے والے انسان تھے۔ آپ سکھر' شکار پور اور جیکب آباد کے اضلاع کی مجالس انصار اللہ کے ناظم تھے۔ بوقت (قربانی) سکھر کے نزدیک گوٹھ عبدو کی سرکاری ڈسپنسری کے انچارج کے طور پر ملازمت کر رہے تھے۔

آپ کی بیگم مکرمہ امتہ الحفیظ شوکت صاحبہ بیان کرتی ہیں کہ ایک دن لوگوں نے آپ کو حالات خراب ہونے اور اس کے نتیجہ میں درپیش خطرات سے آگاہ کیا تو آپ نے یہ کہہ کر علاقہ چھوڑنے سے انکار کر دیا کہ پھر تو یہ علاقہ احمدیت سے خالی ہو جائے گا۔ آپ کے تمام بہن بھائیوں اور عزیز و اقارب نے بھی سندھ چھوڑنے کا مشورہ دیا مگر اس وقت بھی حامی نہ بھری بلکہ کہنے لگے کہ شاید سندھ کی سرزمین میرا خون مانگتی ہے۔ اور پھر سینہ پر ہاتھ مار کر کہنے لگے کہ میں اس کے لئے تیار ہوں۔

15- مارچ 1985ء کو (بیت) احمدیہ سکھر میں نماز جمعہ ادا کرنے کے بعد آپ اپنی بیگم صاحبہ کے ساتھ گوشت خریدنے کے لئے بازار گئے اور ایک دوکان سے گوشت لے کر ابھی جیب سے پیسے نکالنے لگے تھے کہ اچانک پیچھے سے دشمنوں نے بندوق اور چاقوؤں سے آپ پر حملہ کر دیا جس سے آپ کا جسم خون میں لت پت ہو گیا۔ آپ نے اپنے خون میں انگلیاں ڈبو کر "لا الہ الا اللہ" لکھا اور وہیں تڑپتے تڑپتے جان جان آفریں کے سپرد کر دی۔ انا للہ..... (قربانی) کے وقت آپ کی عمر انچاس سال کے قریب تھی۔ (-) مرحوم نے بیوہ کے علاوہ ایک بیٹا اور ایک بیٹی یادگار چھوڑے۔ آپ کے بیٹے محمود الرحمان صاحب انور شادی شدہ ہیں اور سوئٹزرلینڈ میں مقیم ہیں جبکہ بیٹی امتہ النصیر انور صاحبہ اہلیہ فضل الرحمان صاحب انور ہمبرگ جرمنی میں مقیم ہیں۔

چوہدری عبد الرزاق صاحب (-) بھریا روڈ (سندھ) تاریخ (قربانی)
7- اپریل 1985ء آپ مکرم عبد الستار صاحب کے ہاں 1929ء میں گوکھووال ضلع فیصل آباد میں پیدا ہوئے۔ میٹرک کر کے پہلے ایک دوست کے پاس بطور اکاؤنٹنٹ کام شروع کیا جو آپ کی دیانت' معاملہ فہمی اور قابلیت سے اتنا متاثر ہوئے کہ آپ کو اپنے کاروبار میں حصہ دار بنا لیا۔ بعد ازاں آپ نے سندھ جا کر بھریا روڈ میں کپڑے کا کاروبار شروع کیا۔ اللہ تعالیٰ نے اتنی برکت دی کہ آپ ایک کاٹن فیکٹری' کھاد کی ایجنسیوں اور تقریباً دو سو ایکڑ اراضی کے مالک بن گئے۔ غلہ منڈی بھریا روڈ کے منتخب صدر بھی رہے۔ مکرم چوہدری صاحب ایک صابر و زاہد انسان تھے (دعوت الی اللہ) کا بہت شوق تھا۔ غرباء اور مساکین کا بہت خیال رکھتے۔ خلیفہ وقت کے ہر حکم پر لبیک کہتے۔ آپ شروع سے ہی بھریا روڈ ضلع نواب شاہ کی جماعت کے مقامی صدر رہے۔ (قربانی) سے ایک سال قبل امیر ضلع بھی مقرر ہوئے۔

1984ء کے آرڈیننس کے بعد آپ کو گمنام خطوط کے ذریعہ متواتر دھمکیاں ملتی رہتی تھیں کہ مسلمان ہو جاؤ ورنہ قتل کر دیئے جاؤ گے مگر آپ کبھی بھی ان دھمکیوں سے خوفزدہ نہیں ہوئے۔ 7- اپریل 1985ء کو حسب معمول اپنی آڑھت کی دکان پر بیٹھے تھے کہ دن کے گیارہ بجے ایک بدبخت نے آپ پر گولی چلا دی جس سے آپ موقع پر ہی (قربان) ہو گئے۔ انا للہ...... واردات کے بعد قاتل کو لوگوں نے پکڑ کر پولیس کے حوالہ کر دیا۔ میر محمد نامی قاتل کا تعلق شر قوم سے تھا۔ قاتل نے ابتدائی بیان میں کہا کہ چوہدری عبد الرزاق قادیانی اور کافر تھا اس لئے ان کو قتل کر کے میں نے اپنے لئے جنت میں جگہ بنائی ہے۔

پسماندگان میں (-) مرحوم نے ضعیف والدہ اور بیوہ کے علاوہ دو بیٹیاں اور پانچ بیٹے یادگار چھوڑے۔ بڑے بیٹے مکرم چوہدری محمود احمد صاحب قائد ضلع نواب شاہ اور قائد نوشہرو فیروز رہے ہیں۔ آجکل ناظم مجلس انصار اللہ بھریا روڈ ہیں۔ آڑھت کا کاروبار کرتے ہیں اور اپنی خاندانی زمینوں کی نگرانی بھی آپ کے ذمہ ہے۔ شادی شدہ ہیں۔ دوسرے بیٹے چوہدری ناصر احمد صاحب نے اپنے والد صاحب کی (قربانی) سے پہلے ہی کاروبار سنبھال لیا تھا مگر زندگی نے وفا نہ کی اور جنوری 1994ء میں وفات پا گئے۔ تیسرے بیٹے چوہدری اعجاز احمد صاحب شادی شدہ ہیں اور بھریا روڈ میں ہی ایک میڈیکل سٹور چلا رہے ہیں۔ جماعتی خدمات کے لحاظ سے آجکل ناظم انصار اللہ علاقہ کی حیثیت سے کام کر رہے ہیں۔ چوتھے بیٹے ڈاکٹر طاہر احمد صاحب لیاقت میڈیکل کالج سے M.B.B.S کرنے کے بعد آجکل نوابشاہ ہسپتال میں کام کر رہے ہیں اور ناظم اصلاح و ارشاد علاقہ ہیں۔ پانچویں بیٹے طارق احمد صاحب نے B.Sc تک تعلیم حاصل کی اور اب چھوٹی سطح پر کنسٹرکشن (Construction) کا کام کر رہے ہیں آپ کی بیٹیوں میں سے ساجدہ صاحبہ کی شادی مکرم عبد الواسع صاحب سے ہوئی جو آجکل جرمنی میں مقیم ہیں۔ اور دوسری صاحبزادی کی شادی مکرم محمد منور صاحب ابن چوہدری عبد الحمید صاحب (-) آف محراب پور سے ہوئی۔ یہ محراب پور ہی میں رہائش پذیر ہیں۔

(قربانی) ڈاکٹر عقیل بن عبد القادر صاحب (-) حیدر آباد تاریخ
(قربانی) 9- جون 1985ء۔ آپ حضرت مولانا عبد الماجد صاحب بھاگلپوری کے پوتے اور پروفیسر سید عبد القادر صاحب (-) کے صاحبزادے تھے۔ آپ کے والد کو 1902ء میں پہلے حضرت مسیح موعود (-) کی تحریری بیعت کرنے کی اور پھر 1903ء میں قادیان آ کر دستی بیعت کرنے کی توفیق ملی۔

مکرم ڈاکٹر عقیل بن عبد القادر صاحب 21- اکتوبر 1921ء کو پیدا ہوئے۔ کلکتہ سے میٹرک کرنے کے بعد 1946ء میں پٹنہ میڈیکل کالج سے ڈاکٹری پاس کی اور پاکستان آرمی میں بحیثیت میجر ملازمت اختیار کر لی۔ پھر حضرت مصلح موعود (-) کے مشورہ سے آنکھوں کے معالج کی حیثیت سے کام شروع کیا اور بطور معالج اتنی شہرت پائی کہ دور دور سے آنے والے بگڑے ہوئے مریض آپ کے ہاتھ سے شفا پاتے۔ بیس سال لیاقت میڈیکل کالج میں بطور پروفیسر تدریس کے فرائض سرانجام دیئے۔ کچھ عرصہ فضل عمر ہسپتال میں بھی کام کیا۔ غرباء کا مفت علاج کرتے تھے۔ قرآن کریم سے عشق تھا اور حضرت مسیح موعود (-) کی کتب کے مطالعہ کا بہت شغف تھا۔ باوجود مخالفت کے بے دھڑک (دعوت الی اللہ) کرتے۔ (قربانی) کے وقت آپ اپنے حلقہ کے صدر جماعت تھے۔

واقعہ (قربانی) 9 جون 1985ء کو آپ دن کے وقت کار پر اپنے گھر پہنچے تو گھر کے قریب ہی چھپے ہوئے دو سندھیوں نے آپ پر حملہ کر دیا اور آپ کی گردن پر چاقو کے پے درپے وار کئے۔ آپ نے کار کا ہارن بجایا تو قاتل بھاگ گئے۔ پھر آپ ہمت کر کے خود کار چلا کر قریبی ہسپتال پہنچے لیکن اس وقت تک بہت خون بہہ چکا تھا جس کی وجہ سے جانبر نہ ہو سکے۔ انا للہ...... پولیس نے مقدمہ تو درج کیا لیکن کوئی گرفتاری عمل میں نہیں آئی۔ (-) مرحوم بکثرت غرباء کے علاج پر اپنے پاس سے خرچ کیا کرتے تھے اور ان کے بچوں کے لئے بھی اخراجات دیا کرتے تھے۔ نہایت بے نفس' بے لوث انسان تھے۔ خدمت اپنوں اور غیروں سبھی کی کی مگر کبھی کسی سے کوئی جزا نہ چاہی۔ ساری زندگی یکطرفہ احسان کا سلسلہ جاری رکھا۔

ان کی (قربانی) کے موقعہ پر میں نے خطبہ میں جماعت کو سمجھایا کہ "یہ (قربانیاں) ہو رہی ہیں۔ ان (قربانیوں) کے نتیجہ میں وہ پاکیزہ لوگ اور وہ پیارے وجود پاکستان سے رخصت ہو رہے ہیں جو دراصل پاکستان کی بقا کے ذمہ دار ہیں۔ یہ ایسے وجود ہیں کہ جن پر خدا کی رحمت کی نظر پڑتی ہے تو باقی لوگ بھی بخشے جاتے ہیں۔"

پسماندگان میں آپ نے بیوہ محترمہ ناصرہ بنت ظریف جو بے حد مخلص اور فدائی احمدی ہیں کے علاوہ ایک بیٹی اور دو بیٹے یادگار چھوڑے جو اخلاص میں والدین ہی کے رنگ میں رنگین ہیں۔ بیٹی نصرت بنت عقیل اہلیہ میجر طارق بن ابراہیم کراچی میں مقیم ہیں۔ دونوں بیٹے مسلم بن عقیل اور عون بن عقیل ناروے میں آباد ہیں۔ دونوں ڈاکٹر ہیں اور دینی و

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دنیاوی نعمتوں سے مالامال ہیں۔

(قربانی) محمود احمد صاحب اٹھوال (۔) پنوں عاقل۔ سندھ۔ یہ اب وقت ہو چکا ہے میں اسی لئے نظر بار بار اٹھا کے دیکھتا رہا ہوں۔ یہ باقی ذکر بعد میں چلیں گے۔

(الفضل انٹر نیشنل لندن 20۔ اگست 1999ء)

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے خاص خاص پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

جمعرات 30۔ ستمبر 1999ء

12-30 a.m. احمدیہ ٹیلی ویژن فرانس
1-10 a.m. احمدیہ ٹیلی ویژن لائف سٹائل
1-35 a.m. درثمین
2-05 a.m. ترجمۃ القرآن کلاس نمبر 34
3-05 a.m. سپینش زبان سیکھئے
4-05 a.m. تلاوت۔درس الحدیث۔خبریں
4-35 a.m. چلڈرنز کارنر۔گلدستہ
5-10 a.m. لقاء مع العرب
6-10 a.m. اردو بولنے والے احباب کے ساتھ حضرت صاحب کی ملاقات
7-15 a.m. اردو کلاس
8-15 a.m. سپینش زبان سیکھئے
8-55 a.m. ترجمۃ القرآن کلاس سبق نمبر 34
10-05 a.m. تلاوت۔خبریں
10-35 a.m. چلڈرنز کارنر۔گلدستہ
11-10 a.m. سندھی پروگرام۔خطبہ جمعہ 6-11-98
12-05 p.m. احمدیہ ٹیلی ویژن لائف سٹائل۔المائدہ
12-55 p.m. لقاء مع العرب
2-00 p.m. اردو کلاس
3-00 p.m. انڈونیشین سروس
4-05 p.m. تلاوت۔خبریں
4-40 p.m. عربی زبان سیکھئے
5-00 p.m. تبرکات۔تقریر حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب جلسہ سالانہ 1968ء
5-50 p.m. بنگالی سروس
7-00 p.m. ہومیو پیتھی کلاس
8-05 p.m. چلڈرنز کارنر۔ترتیل القرآن سبق نمبر 29
8-25 p.m. ڈاکومنٹری کینو ویکسنگ فیکٹری
8-55 p.m. جرمن سروس
10-05 p.m. تلاوت۔درس ملفوظات
10-30 p.m. اردو کلاس
11-30 p.m. لقاء مع العرب

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم مرزا نصیر احمد صاحب چٹھی مسیح مربی سلسلہ حال وارد مانچسٹر۔ یو۔ کے کی اہلیہ زرینہ اختر صاحبہ گلے کے کینسر کے علاج کے لئے دوبارہ مانچسٹر کے Christie ہسپتال میں داخل ہوئی ہیں۔ جو علاج کا تیسرا مرحلہ ہے جس میں Radio-Isotopes کے ذریعہ علاج کیا جا رہا ہے۔ ڈاکٹروں کی رپورٹ کی رو سے خون کی ٹیسٹ رپورٹ تسلی بخش ہے۔ جملہ احباب سے موصوفہ کی کامل و عاجل شفایابی اور درازی عمر کے لئے دردمندانہ دعاؤں کی عاجزانہ درخواست ہے۔

○ محترم صوفی احمد یار صاحب سیکرٹری مال نصیر آباد حلقہ عزیز ربوہ بوجہ آپریشن (ہرنیاں) فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں۔ آپریشن ہو چکا ہے۔

اسی طرح ان کی اہلیہ محترمہ بھی بوجہ اعصابی درد کے 15 دن سے فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ ان کی شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ مکرمہ ڈاکٹر امتہ الحمید صاحبہ بنت مکرم چوہدری علی محمد صاحب (مرحوم) بی۔ اے۔ بی۔ ٹی۔ گذشتہ چند دنوں سے بیمار ہیں کمزوری بہت زیادہ ہے۔ احباب سے ان کی کامل شفایابی اور صحت و سلامتی کے لئے درخواست دعا ہے۔

ولادت

○ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم نوید الاسلام صاحب معلم اصلاح و ارشاد مقامی کو مورخہ 15-8-99 کو بیٹی سے نوازا ہے۔ حضور انور نے ازراہ شفقت "لبیبہ نوید" نام عطا فرمایا ہے۔ بچی وقف نو میں شامل ہے۔ عزیزہ مکرم مشتاق احمد صاحب صدر جماعت 648 گ/ب ضلع فیصل آباد کی پوتی اور مکرم نیاز احمد صاحب دارالعلوم جنوبی ربوہ کی نواسی ہے۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو باعمر۔ صالحہ اور خادمہ دین بنائے۔

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

کنٹرول لائن توڑنے والوں کو بھارتی دھمکی

بھارت کی وزارت دفاع نے دھمکی دی ہے کہ کنٹرول لائن کی خلاف ورزی کرنے والوں کو سیدھی گولیاں ماریں گے۔ بھارتی فوج نے کنٹرول لائن کو تین حفاظتی پٹیوں میں تقسیم کر دیا پہلی پٹی توڑنے پر زبانی وارننگ اور گرفتاریاں ہونگی دوسرے مرحلے پر شیلنگ اور آنسو گیس برسائی جائے گی اور آخری پٹی عبور کرنے والوں پر براہ راست فائرنگ کی جائے گی۔ لبریشن فرنٹ آزاد کشمیر نے 14۔ اکتوبر کو کنٹرول لائن کی خلاف ورزی کرنے کا پروگرام بنایا ہے۔

حکومت کی طرف سے خاموشی کا فیصلہ

بعض باخبر ذرائع نے بتایا ہے کہ حکومت نے لبریشن فرنٹ کی طرف سے کنٹرول لائن توڑ مارچ کے سلسلے میں فری ہینڈ دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ حکومت خاموش رہے گی اور کسی قسم کا ردعمل ظاہر نہیں کرے گی۔ حکومت کے فیصلے کا سبب یہ اطلاعات ہیں کہ مارچ کو روکنے کی صورت میں لندن اور دیگر مغربی شہروں میں مقیم لبریشن فرنٹ کے رہنماؤں نے پاکستانی فوج کے خلاف پروپیگنڈے کا منصوبہ بنالیا ہے۔ جس کے تحت پاک فوج کو کشمیریوں کا قاتل ثابت کیا جائے گا۔ حکومت کو تجویز دی گئی ہے کہ لبریشن فرنٹ کے مارچ کو پاکستانی فوج کی بجائے بھارتی فوج روکے تو زیادہ بہتر ہے۔

چیچنیا پر روس کے فضائی حملے 300 ہلاک

روس کے جنگی طیاروں نے گذشتہ روز چیچنیا کے دارالحکومت گروزنی پر اب تک کے شدید ترین حملے کئے جن سے 300۔ افراد ہلاک ہو گئے۔ روسی جنگی طیاروں نے گروزنی کے نواحی علاقوں پر مجاہدین کے ٹھکانوں پر بمباری کی۔ زیادہ تر بم شہری علاقوں میں گرے روسی فوج نے چیچنیا اور انگشتیا کی سرحد بند کر دی ہے۔ ہزاروں افراد جان بچانے کے لئے انگشتیا جا رہے ہیں۔

امن فوج نے پوزیشن مضبوط بنالی

مشرقی تیمور میں امن فوج نے اپنی پوزیشن مضبوط کر لی ہے۔ ملیشیا کے لیڈروں کو نظر بند کر دیا گیا ہے۔ انڈونیشیا کے 4 ہزار فوجی ایک ماہ تک علاقے میں موجود رہیں گے انسانی حقوق کی خلاف ورزیاں روکنے کے لئے ٹربیونل کے قیام پر غور کیا جا رہا ہے۔

بھارتی انتخابات کا پانچواں مرحلہ

بھارت کے عام انتخابات کے پانچویں اور آخری مرحلہ کیلئے انتخابی مہم شروع کر دی گئی ہے۔ اس سلسلے میں اتوار کو آخری ووٹ ڈالے جائیں گے۔ ووٹوں کی گنتی 6۔ اکتوبر کو شروع ہو گی جس کے بعد نتائج کا اعلان کیا جائے گا۔

صدر حسنی مبارک کیلئے ریفرنڈم

مصر کے صدر حسنی مبارک کو چوتھی بار ملک کا سربراہ منتخب کرنے کے لئے ریفرنڈم ہوا۔ اس میں عوام یہ رائے دیں گے صدر حسنی مبارک کو آئندہ چھ سال کے لئے ملک کا صدر ہونا چاہئے یا نہیں۔ توقع ہے کہ چوتھی بار بھی حسنی مبارک بھاری اکثریت سے ملک کے صدر بن جائیں گے۔

فرانس کی طرف سے آزاد فلسطین کی حمایت

فرانس کے صدر جیکوئس شیراک نے گذشتہ روز اس بات کا پھر اعادہ کیا ہے کہ فرانس آزاد فلسطینی ریاست کے قیام کی حمایت کرتا ہے۔ تاہم انہوں نے کہا کہ آزاد فلسطینی ریاست کب قائم کی جائے یہ فیصلہ فلسطینی اتھارٹی ہی کر سکتی ہے۔

160 شہروں میں کاروں سے پاک دن

فرانس کے 160 شہروں اور قصبوں میں پٹرول سے چلنے والی گاڑیوں سے پاک دن منایا گیا۔

احمد موٹرز
157/13 فیروزپور روڈ۔ مسلم ٹاؤن موڑ لاہور
رابطہ کیلئے۔ مظفر محمود۔ فون آفس 32-7572031
رہائش D/142 ماڈل ٹاؤن لاہور

بلال فری ہومیو پیتھک ڈسپنسری
زیر سرپرستی - محمد اشرف بلال
زیر نگرانی- پروفیسر ڈاکٹر سجاد حسن خاں
اوقات کار- صبح 9 بجے تا شام 4 بجے
وقفہ 12 بجے تا 1 بجے دوپہر- ناغہ بروز اتوار
86-علامہ اقبال روڈ- گڑھی شاہو- لاہور

سکرین پرنٹنگ کی دنیا میں ایک منفرد اور جانا پہچانا نام
خان نیم پلیٹس
نیم پلیٹس، سٹکرز، مونوگرامز، کلاک ڈائلز، ہیلڈز، اور بہت کچھ جو آپ چاہیں سکرین پرنٹ کیا جاتا ہے۔
لاہور فون: 5150862-5123862 ای میل: knp@nexlinx.net.pk

احباب جماعت احمدیہ کیلئے سستا اور معیاری پیکیج
4000 روپے میں 8 فٹ ڈش کیساتھ مکمل ہدائے احمدیہ چینل حاصل کریں۔
نواز سیٹلائٹ
پروپرائٹر شوکت ریاض قریشی
فیصل مارکیٹ 3 ہال روڈ لاہور-5400
فون 7351722

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملکی خبریں

قومی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ: 27 ستمبر۔ گزشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 27 درجے سنٹی گریڈ زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 37 درجے سنٹی گریڈ
29۔ستمبر۔ غروب آفتاب۔ 5-58
30۔ستمبر۔ طلوع فجر۔ 4-37
30۔ستمبر۔ طلوع آفتاب 5-59

صدی کی سب سے بڑی نیلامی چند ہفتوں تک

برطانوی اخبار آبزرور نے خبر دی ہے کہ بینظیر بھٹو کے اثاثوں کی نیلامی چند ہفتوں تک شروع ہو جائے گی۔ اخبار نے اس کو اس صدی کی سب سے بڑی نیلامی قرار دیا ہے۔ اخبار نے لکھا ہے کہ نیلامی سے ملنے والی رقم سے عدالتی جرمانہ بھی وصول کیا جائے گا۔ چند قانونی الجھنیں دور ہوتے ہی اثاثوں کی مکمل فہرست اخبارات میں شائع کر دی جائے گی۔ جنہیں عوام بولی دے کر خرید سکیں گے۔ سندھ میں بہت بڑی جاگیر کے علاوہ اسلام آباد کراچی میں بینظیر کے پر تعیش محلات ہیں جن میں رکھے نوادر اور غیر ملکی تحائف بھی نیلام ہونگے۔ سندھ میں انکے نجی چڑیا گھر کے جانور بھی نیلام کر دیئے جائیں گے۔ احتساب بیورو کے سیف الرحمان کی طرف یہ بات منسوب کی گئی ہے کہ غیر ملکی اثاثے پاکستان کا حق تسلیم ہوتے ہی نیلام کر دیئے جائیں گے۔

آئندہ بھی اجازت نہیں دیں گے

سندھ کیلئے وزیراعظم کے مشیر سید غوث علی شاہ نے اپوزیشن کی ریلی ناکام بنانے کے بعد کہا ہے کہ اپوزیشن پیار کی زبان نہیں سمجھتی۔ آئندہ بھی ریلی نکالنے کی اجازت نہیں دیں گے۔ قانون سے کوئی ماورا نہیں۔ اپوزیشن سمیت ہم سب کی بہتری اسی میں ہے کہ قانون پر عمل کریں۔ انہیں جلسے کرنا ہیں تو وہ کسی گراؤنڈ میں جائیں۔ سڑکوں پر آکر لوگوں کو پریشان نہ کریں۔ وہ سختی چاہتے تھے اس لئے انکے ساتھ سختی کی گئی۔ صوبے میں قانون کی حکمرانی قائم رکھی جائے گی۔ قانون کے اندر رہتے ہوئے جلسے کرنے پر کوئی اعتراض نہیں۔

جلسے جلوس مایوس عناصر کر رہے ہیں

صدر رفیق تارڑ نے کہا ہے کہ فوج اور حکومت میں کوئی اختلاف نہیں۔ جلسے جلوس مایوس عناصر کر رہے ہیں۔ ملک میں ایسی کوئی صورت حال نہیں جس پر وزیراعظم کو خط لکھوں۔ میری باتوں سے پریس والے کچھ زیادہ ہی خفا ہو گئے ہیں۔ میرا خیال تھا کہ جو لوگ حکمرانوں سیاستدانوں اور اداروں اور معاشرے کے تمام طبقات کو آئینہ دکھاتے ہیں ان میں خود بھی آئینہ دیکھنے کا حوصلہ ہوگا۔

امریکی عہدیداروں کا تبصرہ

امریکی محکمہ خارجہ کے جنوبی ایشیا کے ترجمان نے کہا ہے کہ حکومت پرامن احتجاج کا احترام کرے۔ اپوزیشن جمہوریت کا پاس رکھے۔ جہاں کہیں جمہوریت کو خطرہ ہو۔ امریکی قوانین کے تحت امریکی حکومت مداخلت کرے گی۔ بی بی سی کے پروگرام میزان میں مختلف شخصیتوں نے جن خیالات کا اظہار کیا اس کے مطابق منور حسن نے کہا کہ جتنے مارشل لاء آئے انہیں امریکی حمایت حاصل تھی۔ سابق صدر لغاری نے کہا کہ امریکہ جانا گناہ نہیں اعتراض خفیہ پالیسی پر ہے۔

قاضی اظہر ملاقات

امیر جماعت اسلامی قاضی حسین احمد نے میاں اظہر سے ملاقات کی اور انہیں ڈٹے رہنے کا مشورہ دیا۔

آئی ایس آئی کے سربراہ کا دورہ امریکہ

اپوزیشن لیڈر بینظیر بھٹو نے کہا ہے کہ پاکستان کی مسلح افواج کی خفیہ تنظیم آئی ایس آئی کے سربراہ لیفٹیننٹ جنرل خواجہ ضیاء الدین کا دورۂ امریکہ غیر معمولی نوعیت کا حامل ہے۔ کیونکہ ماضی میں آئی ایس آئی کے کسی سربراہ نے اس قسم کا خصوصی دورہ نہیں کیا۔ انہوں نے واشنگٹن میں کہا کہ میرے دور میں کسی ڈی جی آئی ایس آئی کو انفرادی حیثیت میں امریکہ کے دورے کی اجازت نہیں تھی۔

جنوبی پنجاب میں کاشتکاروں کے مظاہرے

جہانیاں، میلسی، جلالپور، لودھراں، کوٹ ادو اور کئی شہروں میں جلسے جلوس اور ہنگامے ہوئے۔ کپاس کی کم قیمت اور زرعی ادویات کی ہوش ربا قیمتوں اور بجلی کے فلیٹ ریٹس بحال نہ کرنے کے خلاف کاشتکار سڑکوں پر آگئے۔

اگلے سال مڈٹرم الیکشن

ایک اخبار نے قیاس آرائی کی ہے کہ وزیراعظم اگلے سال مڈٹرم الیکشن کا اعلان کر سکتے ہیں۔ وزیراعظم کو اپنی مقبولیت پر بھرپور اعتماد ہے کہ عوام اپوزیشن کو ایک بار پھر مسترد کر دیں گے۔ مارچ میں سینٹ کے الیکشن کا انتظار کیا جا رہا ہے تاکہ ایوان بالا میں واضح اکثریت حاصل ہو جائے۔

اے این پی کے اجلاس میں ہنگامہ

مردان میں اے این پی کی جنرل کونسل کے اجلاس سے اعظم ہوتی کے خطاب کے فوراً بعد کارکنوں کے دو گروپوں میں جھگڑا ہو گیا۔ کرسیاں چل گئیں۔ مکے مارے گئے گالیاں دی گئیں۔

اپوزیشن کے کارکن رہا

کراچی میں اپوزیشن کے 1200۔ کارکنوں کو رہا کر دیا گیا۔ 800۔ کو جیل بھیج دیا گیا۔ پولیس نے کہا کہ آئندہ ریلی نکالی تو مار دیئے جاؤ گے۔

زرمبادلہ کے ذخائر میں اضافہ

زرمبادلہ کے ذخائر بڑھ کر ایک ارب 49 کروڑ 50 لاکھ ڈالر ہو گئے ہیں۔ سٹیٹ بنک آف پاکستان کے مطابق پاکستانی روپے میں یہ ذخائر 77۔ارب ہیں۔

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات
خریدنے اور بنوانے کیلئے تشریف لائیں
راجپوت جیولرز
گول بازار - ربوہ ☎ 04524-213160

داخلہ جاری
میٹرک پاس طلباء و طالبات کیلئے
الیکٹرو ہومیو پیتھی
کا ایک سالہ ڈپلومہ کورس
ریٹائرڈ اور مستحق حضرات کیلئے خصوصی رعایت
تعلیم بطرز علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی بذریعہ ڈاک
پراسپیکٹس دفتر سے یا -/35 روپے منی آرڈر بھیج کر بذریعہ ڈاک منگوائیں۔
النور الیکٹرو ہومیو پیتھک میڈیکل کالج اینڈ ریسرچ انسٹیٹیوٹ
ملنے کا پتہ: الحاق شدہ: دی اوپن انٹرنیشنل یونیورسٹی فار کمپلیمنٹری میڈیسنز، کولمبو۔ سری لنکا
ہیڈ آفس 603/A ... 2 ... فیصل آباد فون 041-44384

For Genuine TOYOTA Parts
AL-FURQAN MOTORS (PVT) Limited
Al-Furqan Motors (Pvt) Limited
Phone 021-7724606-7-9
47-TIBET CENTRE M.A. JINNAH ROAD KARACHI
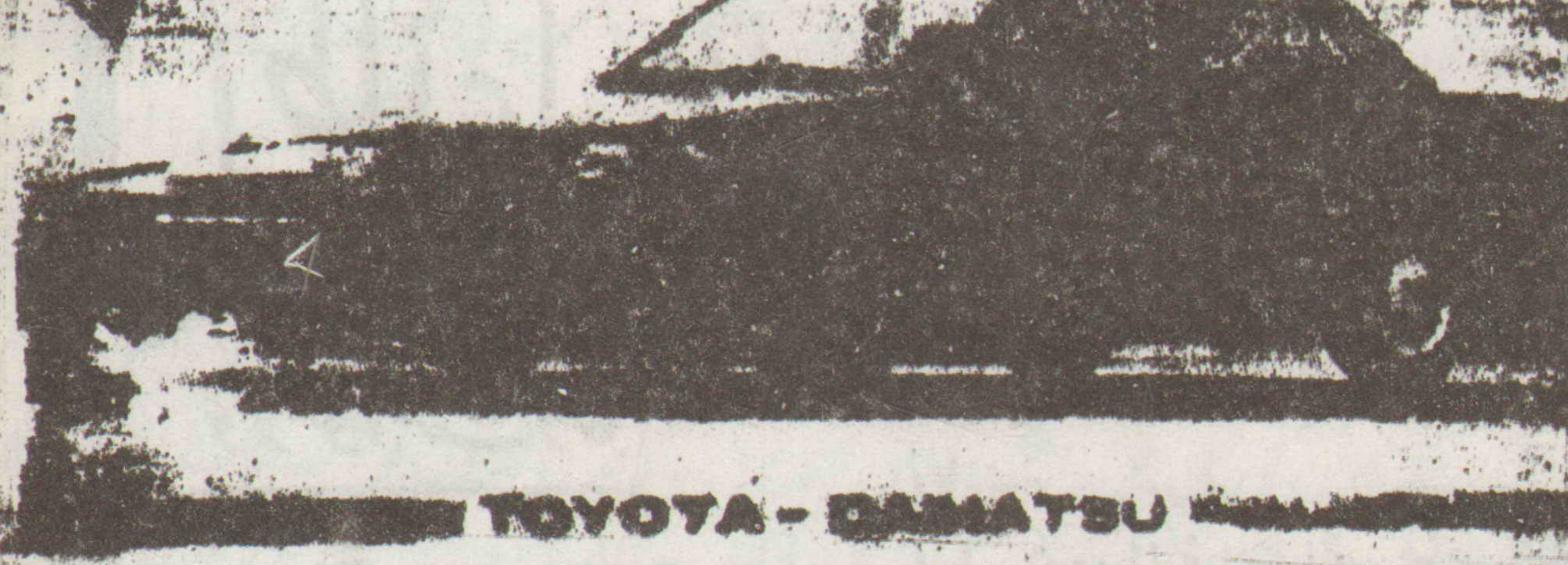
TOYOTA - DAIHATSU
ٹویوٹا گاڑیوں کے ہر قسم کے اصلی پرزہ جات درج ذیل پتہ پر حاصل کریں
الفرقان موٹرز لمیٹڈ
47۔ تبت سنٹر ایم اے جناح روڈ کراچی نمبر 3
فون: 021-7724606 7724607-7724609

رجسٹرڈ سی پی ایل نمبر 61